جلد ۱۱ | بمبئی ۔ دوشنبہ ۲۳ محرم الحرام ۱۳۲۴ھ مطابق ۱۹ مارچ ۱۹۰۶ء | نمبر ۱۰

مقدمۃ الجیش

محرم کی رسید

پولیس کے حسن انتظام سے محرم بخیریت گذرا اور دولت بھی اسکی رسید شایع کرتے ہین جسکی طرف سے خدشہ تھا اور پھر یہ محرم بخیر وخوبی ختم ہو گیا گو کچھ دو سرے مقامات سے ضرور کچھ خبر آ گیا۔ یہان تو یہ دستانی شیعون مین تبرا کی گپ ہوئی۔ لاٹھی کے ضمن مین سنا گیا ہے کہ جگہ جگہ کی جلبات بھی دکہائی گئی۔ تا بابی کی جگہ ہی مین تھی۔ اور مقام امرتسر مین بوہرون مین جھگڑی چل پڑی۔ بوہرہ مسجد کے متولی سے شاکی ہو گیا تھا پیر معاملہ پڑ گیا۔ ایک بوہرہ مر گیا۔ کچھ حوالات مین ہین۔

مسلمانونکو سودیشی سرٹفکیٹ

ہندو سے ان اسی (ملکی خیر خواہی) کا بار بہت مسلمانون مین بھی پہیلا ہے۔ مگر اسی جہالت کے ساتھ جیسا کہ جو شیلے بابوؤن مین پایا جاتا ہے۔ چنانچہ گذشتہ ہفتہ چاندنی چوک مین ایک مسلمان تاجر کا نمک سندر کی بیٹھ پر چڑھا دیا ان مین سے دو کو تو ایک ایک ماہ قید کی سزا ملی۔ علاوہ دو کو پچاس پچاس روپے جرمانہ کی سزا دی گئی۔ مجرم دونون تجبے سوالی بجائی۔ روپیہ ادا کر سکے۔ اسلئے جیل خانہ جانا پڑا۔ ہندوؤن کو جو خبر ہوئی تو وہ دوڑے اور جرمانہ داخل کر کے چھوڑا لیگئے افسوس کہ ابھی تک مسلمان ایسے کام کیلئے تیار ہوز ہین۔ یہ نہیں سمجھتے۔ بل تو اپنا بل نہیں تو جائے جل

انگلستانی لیڈیونکی سودیشی

دیسی لیڈیونکا عجب حال ہے کہ تعلیمی اور راہ تحریر سے ادھر کر دیتا ہے اور وہ اپنے حقوق کیلئے نمٹونکو مردون کا مقابلہ کرتی ہین پر انگلستانی عورتونکا کیا ٹھیک ہے۔ چنانچہ حال مین جو انہون نے پارلیمنٹ انقلاب دیکھا تو ان کو بھی جوش آ گیا۔ کئی سو آزاد لیڈیان ملکہ وزیر اعظم کے بنگلہ پر پہونچین اور باقاعدہ محاصرہ کر لیا۔ اور ملاقات کی درخواست کی اور غرض بھی ظاہر کر دی کہ پارلیمنٹ کی ممبری کی خواہش ہے۔ اور یہ آپکو پوری کرنی ہی پڑیگی وزیر اعظم کو غالباً لیڈیون میں سے مخاطب کی عزت نصیب نہ ہوگی انہون نے سوچا کہ جب دیسی لیڈیان قید مین ہین تو یہ تو ولایتی ہین ایسا نہو کہ ہاتھ سے ہاتھ ملا کر شلا کر چار دن شادی کر دین۔ ورچنانچہ

دو بدھائیوں نے گن نما ملی نرام

اس سال [illegible] کے [illegible]
واعظ کی [illegible] امید [illegible]
کے [illegible] ابی [illegible] کر [illegible]
کہا دو ابندی کی نسبت [illegible] سے مجبور کر کسی
شیعہ کیہ دہلی بنا کر کیا عمل ملیا دو ہی شل
ہو گئی کہ دو بدھا میں دونوں نے نما ملی
نرام [illegible] دیوانی وارنٹ
[illegible]

فلاٹ می کھڑ کھڑ اینڈ

دلی کہند بحاسے منگیے فتوے ، کہاں جنت [illegible]
شد [illegible] غرض یہ کہ اسی خیال سے ہمیوں کی جماعت
نے سوچا کہ یہ عیانہ ، تو بگھنا ہی پڑیگا - اس
ابھی سے انتظام کرلو - کہ رات کو واعظ میں گھنٹہ
پڑھے - چنانچہ فورًا چندے کی بھی بہرائی گی
اور جو لوگ اس بات سے واقف تھے اور شاید
نہ بھی تھے کہ لکھنوی واعظ دوبارہ [illegible]
جیل خانہ کی ہوا کھانے کے لئے باہر [illegible]
[illegible]

جھٹ پلٹی کھا گیا

واعظ لکھنوی کی [illegible] کے [illegible]
[illegible]

شہزادہ [illegible] ملانے

ولیعہد بہادر شاہزادہ انگلستان بخیر و خوبی سیاحت ہندوستان سے فارغ ہو چکے ۔ آج کل مین ہی آپ ولایت کی طرف کوچ کرنے والے ہین ۔ خدا کے فضل سے ہمین کامل یقین ہے کہ سلامتی کے ساتھ پہونچیں گے ۔ آپکی سیاحت ہند کی بابت ہم سے یہ دریافت کیا جاتا ہے کہ کیا غرض تھی کیا غایت تھی کیا مقصود تھا کیا مطلب تھا کیا مطلوب تھا ۔ اسکی بابت ہم اتنا ہی جواب کافی سمجھتے ہین کہ نہ مطلب تھا نہ کچھ مطلوب چار دن ہوا کھانے آئے تھے کھا چلے ۔ انشاء اللہ خیر سلا ئے ۔ اب رہا یہ سوال کیا دیکھا ۔ اور کیا وہان جاکے دکھائیں گے ۔ اسکا جواب بھی اتنا ہی کافی ہے ۔ نہ کچھ دیکھا نہ کچھ دکھائین گے ۔ اور اگر کچھ دیکھا تو البتہ یہ دیکھا ہوگا کہ دل ہی لوٹ گیا ہوگا ۔ پہر وہ اور کسی کو کیون دکھانے لگے ۔ اس موقع سیاحت سے قدیمی اور معزز قدردان نواب محمد سعید خان صاحب رئیس بھیکم پور نے سلطان الاخبار (۲ دورانہ) مین ذکر جسکا سالانہ ۔۔ روپیہ ہے ۔ اور نواب صاحب موصوف سو روپیہ سالانہ مرحمت فرماتے ہین) یہ سوال شایع کرایا تھا کہ لیڈران قوم شہزادہ بلند اقبال کو آئینہ ہند کے دونوں رخ کیون نہین دکھاتے تاکہ وہ سمجھ لیں کہ زر (جاہ و جلال) کتنا ہے اور ظلمت و بیوسی و پژمردگی کتنی ہے ۔ ایسے موقع پر بھی اگر ہندوستان کی نکبت و ذلت کا نقش شہزادہ کے دل پر نہ بٹھایا جائیگا ۔ تو پہر کیا وہ دوبارہ قدم رنجہ فرمائیں گے اور دلپذیر اسی کو ہر جا [illegible] کرین گے ۔ خوشقسمتی سے وقت انکو حاصل ہو گئی ہے محض حسن اتفاق

نہ نو من تیل ہوگا نہ رادھا ناچیگی

یہ تو سب کہنے ہی کی باتین ہین کہ حضرات لیگون کا فلان گروہ ہند کا ہمدرد ہے ۔ فلان گروہ خیر خواہ ہے ۔ سب گوری چمڑی والے کالی چمڑی والون کے حق مین ایکہی رنگ کے ہین ۔ ہان یہ اور بات ہے کہ کوئی ڈیوڑھا کوئی سوا کوئی برابر ۔ مگر یہ چاہو کہ مساوات کے درجے سے ذرا اوپر کھسک آئے ۔ تو یہ ۔ یہ کیسے ممکن ہے ۔ قومی ہمدردی ۔ ملکی خیر خواہی اسپر مجبور کرتی ہے کہ بیرونی واسطے باہر کی کہانے گہر کی بلا گہر مین کالا لوگ کے گہیرے ۔ نہ تو یہ لیڈر ناحق لنگور نہ تو بیمقصود کی طرح خوشی مین آکر اوچھل رہے تھے کہ لبرل پارٹی کی حکومت ہو جائیگی تو ہندوستان مالامال ہو جائیگا ۔ ٹکس سیلس (جیسے ٹکس) وغیرہ ہو جائیں گے ۔ فوجی اخراجات گھٹ جائیں گے ۔ یہ ہو جائیگا وہ ہو جائیگا ۔ لیجئے حکومت کا رنگ بدلے بھی مہینون ہوگئے ۔ ابھی تک تو کسی نے ایک پائی کا فائدہ نہیں کہلایا دریں بہادر حال کو لوگ ہند کا بڑا خیر خواہ سمجہتے ہے ۔ اور انکی ذات سے یقین تھا کہ تقسیم بنگالہ کو وہ اوڑا دین گے ۔ اوسکی بابت انہون نے پہلے ہی سنا دیا کہ جو ہو چکا وہ ہو چکا ۔ اب رہے فوجی اخراجات اسکی بابت ایک صاحب نے بڑی دل لگی کے اور نہایت ہی عاجزی سے کام لیکر یہ تجویز نکالی کہ پانچ لاکھ روپیہ آتے سال سے کم کر دیا جائے ۔ اسکے متعلق خوب زور شور ہوتی رہی آخر ایک صاحب نے فرما دیا کہ نو لاکھ یہ ناممکن بالکل ناممکن سراسر ناممکن ۔ پانچ لاکھ کیا پانچ کی تخفیف بھی ہم گوارا نہیں کر سکتا ۔ ہان اگر تمام فوج پر سب ہم ہتیار دھر کے بیٹھے رہ جائیں تو البتہ یہ ہو سکتا ہے۔

حضور نظام اور بندہ درگاہ

خاص خاص لفافین بجانے اور سینہ پہلا پہلا کر موچھون پر تاو دینے اور تمام اخبارچیون کو نیچا دکہانے کے لئے تو یہ مژدہ بہت ہے کہ حضور نظام ہند کا فالی نے سلطان الاخبار ۱۸ مارچ تک کہیلا ایڈیٹوریل اور پہر سرسری نہیں بلکہ تقریباً ایک گھنٹہ تک ملاحظہ فرماتے رہے سلطان الاخبار کی لوح پیشانی کو جو خاص سرکاری مارک ہے کچھ دیر تک اوٹ پلٹ کر ملاحظہ فرمایا اور پوچھا کہ اس اخبار کا مالک کون ہے اور کہان سے نکلتا ہے ۔ خدام بارگاہ نے عرض کیا کہ اسکا مالک ایڈیٹر خاک پاک دہلی شریف کا خمیر ہے ۔ اور بہت آزاد منش ہے ۔ پیر و مرشد کی شان مین کچھ نہ کچھ اوگلتا ہی رہتا ہے آپ یہ سنکر مسکرائے اور ارشاد کیا کہ اچھا نام اور پتہ لکھ لو ۔ یہ مژدہ ہمارے حیدرآباد کے ایجنٹ اور چند کرمفرماؤن نے بڑی مسرت اور نہایت فخر کے ساتھ ہمکو سنایا ۔ اور انکی تحریر سے تو یہ پایا جاتا تھا کہ گویا تم کو معراج ہو گئی ۔ آجتک کسی اخبار کو یہ فخر نہیں حاصل ہوا ۔ کہ حضور ہند کا فالی نے اسے دست مبارک مین لیکر بنفس نفیس ملاحظہ فرمایا ہو ایک صاحب نے معلوم تہنیت کے خیال سے یہ مشورہ دیا کہ مناسب یہ ہے کہ آئندہ ہفتہ مسلسل حضور پرنور کی تعریف مین کچھ نہ کچھ ضرور لکھا جایا کرے ۔ ممکن ہے کہ وہ پہر اسکو طلب فرمائیں ۔ اس جواب مین یہ عرض کیا کہ اسمین شک نہین کہ بذاتہ حضور پرنور ہند کا فالی [illegible] ایسے قابل ستائش ہیں اور انکی ذات منتسبات سے

مسافر خانہ کا سفر

مسافروں کا تو سفر آپ نے سنا ہی ہوگا مگر مسافر خانہ کا سفر کبھی نہ سنا ہوگا۔ یہ ہماری عالی گورنمنٹ کی فیاضی اور رعایا نوازی کی برکت ہے کہ ہمارا مسافر خانہ بھی سفر و حضر کی حالت میں رہتا ہے چنانچہ اسمعیل حبیب مرحوم کا مسافر خانہ بدقسمتی سے کلکٹری زمین پر بنا لیا گیا۔ ایسی زمینوں کا کرایہ تو بہت ہی کم ہوتا ہے لیکن خاص میعاد کا پٹہ ہوتا ہے۔ مدت گذرنے پر محکمے کے اہلکار کو اختیار ہے کہ [illegible] کرایہ پر رہنے ہوئے [illegible] یا یوں ہی بے دست کر دیا جاوے۔ [illegible] مالک مکان اسمیں کچھ بھی حجت کرے تو [illegible] فروخت کر دیا جاتا ہے مگر وہ [illegible] بجائے [illegible] مزدور [illegible] پھاوڑا لیجا کر اینٹ کو اینٹ بجاتے ہیں۔ [illegible] تین تین بابت مزدوری [illegible] بھی کچھ [illegible] مزدوروں کا [illegible] کے لئے [illegible] ہو جاتی ہے۔ [illegible] یہ معاملہ ایسا سخت ہے کہ اسمیں کسی کی رعایت نہیں کی جاتی چنانچہ اس سے ظاہر ہے کہ مسافر خانہ اسمعیل [illegible] جو خاص شہر (بمبئی) میں واقع ہے اور جسمیں ہر سال ہزاروں حاجیوں کو آرام پہونچتا رہتا ہے چنانچہ ۱۲۲ [illegible] ۱۳۶۳ مسافر [illegible] گئے [illegible] میں ۲۴۳۰ مسافر ٹھیرائے گئے

اس سے بڑھکر اور کونسا رفاہ عام کا ذریعہ ہو سکتا ہے۔ [illegible] کی بابت مقدمہ چل رہا ہے دیکھئے بندہ [illegible] حاجیوں کی قسمت کیا دکھاتی ہے۔

برٹش توپ جنگ مانگتی ہے

ٹرانسوال جنگ کھینچتے کھینچتے شیطان کی آنت بن جانے ہے خدا جانے برٹش اسلحہ میں کس غضب کا غصہ اور کس ستم کا پاور سما گیا ہے کہ [illegible] اب بھی نمایاں ہوتا ہی رہتا ہے۔ ٹرانسوال جنگ کے آخری زمانہ میں تو برٹش توپوں میں اصلی پاور ہوا جسکی وجہ سے اور برسوں کا کام مہینوں میں ہی طے کر کے رکھدیا یعنی ٹرانسوال کو فتح کر ڈالا بہادر فوج کا جوش تو فتح کی خوشی سے گھٹ گیا لیکن جنگی اوزاروں کا پاور ابھی تک نہیں کم ہوا۔ وہ خود تقاضا کرتے ہیں کہ دشمن کے مقابلے میں ہم سے کام لیا جائے چنانچہ ۱۹۰۲ء میں ایک موقعہ پر [illegible] اپنے آپ پھٹ گیا۔ اور اسنے بہت سے [illegible] زخمی کر ڈالے [illegible] میں تو ہمنے اپنا زور دکھایا چنانچہ اسی ہفتہ [illegible] میں یہ حادثہ ہوا کہ ایک بڑی توپ [illegible] حیدرآباد سندھ [illegible] لائی گئی تھی۔ مگر وہ مناسب [illegible] تھی [illegible] کہ مناسب [illegible] اور [illegible] دفعتہ [illegible] کہ توپ جھنجھلا اٹھی۔ پہلے جب حیدرآباد سندھ سے [illegible] چالان کیا گیا تو وہ [illegible] کبھی [illegible] جنگ میں بھیجی جا رہی ہوں۔ مگر جب یہاں لا ڈالا تو [illegible] کہ وہ [illegible] غصہ [illegible] پھٹ گئی [illegible]

کمہار پر بس نہ چلا گدھیا کے کان اینٹھے

گورکھا فوج جو بندے ماترم کے عاشق زار [illegible] زندہ درگور [illegible] کے لئے رکھی گئی تھی اور جسکے ایک بہادر سپاہی کا ایک نالی طپنچہ [illegible] ایک نالی طپنچہ کی [illegible] جلوہ افروزی میں خوب [illegible] اور وقت آفتاب [illegible] کا دور دورہ تھا اور دوپہر کیسا [illegible] یعنی ٹھیک دوپہر تھی۔ اتفاق سے ایک [illegible] کی کنواری چھوکری آرہی تھی وہ سپاہی بہادر [illegible] کہاں تھا [illegible] قریب گیا اور [illegible] زمین پر [illegible] بس پھر آکے پوچھنا ہی کیا خوب بندے ماترم کی مٹی خراب کیگئی۔ گورکھا بہادر نے خوب [illegible]۔ اس واقعہ کی خبر حکام بالا کو پہنچی لڑکی کے باپ نے فریاد کر دی [illegible] آخر یہی مناسب سمجھا کہ اندر ہی اندر رفع دفع کر دیا جائے۔ اسپر ایک انگریزی اخبار نے خوب خبر لی [illegible] بالکل [illegible] علاقہ میں ہے چنانچہ [illegible] بیان کی تردید [illegible] صاف لکھدیا [illegible] کیوں کی گئی [illegible]

لکھنؤ میں نئی کربلا

شہر ستم ظریف ... پرست حیرت جو حضرت امام
حسین علیہ السلام کی شہادت باکرامت کو مٹا کر
اپنی جاہلیت و امامت کا علم بلند کرنے کی کوشش
کر رہا تھا۔ آخر اوسکا یہ نتیجہ نکلا کہ شیعہ و سنی
مسلمان گروہ میں جو بہت تھوڑا اختلاف تھا۔
اوس میں اب زمین و آسمان کا فرق پڑ گیا۔
شیعہ صاحبوں کے مولوی مقبول احمد صاحب نے
بجائے اسکے کہ مخصوص حیرت کی مذمت میں
قلم چلاتے۔ عام سنیوں پر طعن و تشنیع کی بوچھاڑ
کر دی۔ کچھ دن تو لکھنؤ شریف میں یہ جادو
زہر اوگلتے رہے۔ خم ٹھونک ٹھونک کے سنی علما
کو مقابلہ کے لئے الٹی میٹم دیتے رہے۔ لکھنؤ
کے شیعہ سنی چونکہ عام طور پر شیعہ ہیں اسوجہ
سے تو سنیوں میں جوش پیدا ہوا۔ اور
شیعوں نے مقبول احمد کو یہ سہارا دیا کہ
کوئی جنگ کے ڈر سے تم خود ہی گستاخ
ہو جاؤ ہم کمک کے لئے کمربستہ ہیں یہان
جب مقبول احمد کے دلکا بخار نہیں نکلا تو علاقہ
فیض آباد میں جا دھمکے۔ وہاں خوب دل
کے حوصلے پورے کئے۔ جامع مسجد کے قریب
ہی ایک بڑا جلسہ کیا۔ اور جلے پھپھولے پھوڑنے
شروع کئے۔ مسجد میں اوس وقت چند ... بس
نمازی بھی تھے۔ اون کو برانگیختہ کرنے کیلئے
پُر جوش تبرائی نعروں کا نہایت بیباکی اور زور
شور کے ساتھ استعمال کیا گیا۔ اوس قصبہ میں
جو تبرائی دفعہ پہلے شیعہ سنی میں فساد ہو چکا
تھا۔ اور پھر دونوں فریق نے حکام ضلع کو
... ہر دو فریق سے ... کا عہد کر لیا تھا ...
سنیوں نے ... [illegible]

تھانہ میں رپٹ لکھوادی

اور پھر باقاعدہ کام چلا دیا۔ جولائی سنہ ۰۵ء سے
یہ مقدمہ چل رہا تھا۔ ہزاروں روپیہ کا خون
ہو جانے کے بعد آخر ابتدا ماہ مارچ سنہ ۰۶ء میں فیصلہ
ہوا۔ مقبول احمد پر فتنہ انگیزی اور چند جوابوں
پر اہانت کا جرم ثابت ہوا۔ صاحب ضلع بہادر
نے بہت طول طویل فیصلہ لکھا ہے۔ اور بڑی
بیدار مغزی سے فریقین کی دلائل کے متعلق
خامہ زنی کی ہے۔ سنیوں کی اکثر شہادتوں
کو صاحب ضلع نے مشتبہ کر ڈالا لیکن ہندو
پولیسمینوں کی گواہی کو وہ کسی طرح نہ توڑ سکے
شیعہ فریق کے گواہوں کی اختلاف بیانی
اور ہندو دونوں کی صداقت لسانی نے اسبات
کا یقین دلا دیا کہ بیشک مسلمانوں کو مشتعل
کرنے کے لئے یہ جلسہ کیا گیا۔ اثبات جرم
کی نسبت حاکم عدالت نے ایک درجن سے زیادہ
قوی دلائل قلمبند فرمائی ہیں۔ ہم اون کو نظر
سے گذرانتے ہیں کیونکہ ہمکو اس واقعہ سے
اہمیت نہیں ہے۔ ہم سنی اور شیعوں کی اختلاف
اور جنگ و جدل کو عام مسلمانوں کے زوال کا
باعث سمجھتے ہیں۔ اور فریقین کے جوش دلانے
والوں کو فتنہ انگیز اور بدخواہ اسلام سمجھتے
ہیں اسلئے فیصلہ کی پوری نقل نہیں درج
کرتے صرف مقطع کا بند سنائے دیتے ہیں
وہ یہ ہے کہ مقبول احمد پر دو دفعات قائم
کی گئیں۔ اور ایک ہزار روپیہ جرمانہ کیا
گیا۔ اور تین سال کے لئے مچلکہ لیا گیا اور
کئی معاونوں پر اون کے حسب حیثیت
جرمانہ کیا گیا۔ اور ضمانت طلب کی
گئیں۔ گروہ شیعہ

اپیل کیلئے کمربستہ

ہے۔ لکھنؤ میں اسکے لئے چندہ ہو رہا ہے۔ دیکھئے
اسکی شاخیں کتنی پھوٹتی ہیں۔ خدا اسلام کو
شور و شر فتنہ و فساد سے محفوظ رکھے۔ بعض
تو اسکی ایک یہ شاخ پھوٹی کہ لکھنؤ جو پہلے تین
کربلاؤں کا مخزن تھا اوسمین ایک اور چوتھی
کربلا کا اضافہ ہو گیا۔ یعنے سنیوں نے اپنے لئے
علیحدہ کربلا تجویز کر لی۔ جبتک فریقین کی کربلا
ایک ہی تو اسبات کا یقین تھا کہ اگر یہ کتنا ہی
فتنہ و فساد ہو گا۔ مگر پھر ایک ہو جائینگے۔
لیکن کربلا الگ ہو جانیسے تو یہ اندیشہ
ہو گیا کہ کہیں ضد میں آکر فریقین ایک دوسرے
کے قبلہ حرمہ سے روگردانی کر بیٹھیں۔

جدید کربلا کی بنیاد کی بابت ہمارے ایجنٹ
خاص نے یہ رپورٹ کی ہے کہ اس سال محرم کے انتظام
کی بابت جو حکمنامہ ڈپٹی کمشنر بہادر نے شایع کیا۔
اوس میں ایسی تین دفعات کا اضافہ کر دیا کہ جسکی
بابت سنیوں کو یہ یقین ہو گیا کہ یہ خاص گروہ
شیعہ کی کوشش سے اضافہ ہوا ہے۔ اور ان دفعات
کا مطلب یہ ہے کہ شیعہ جیسے متنفر ہیں اسلئے ہم
نے بھی اس مثل پر عمل کیا کہ آنکھ بدلنے سے کو ...
بدل دیا بہتر ہے۔ چنانچہ سنی گروہ نے درخواست پیش
کی کہ اگر آپ ان دفعات کو علیحدہ نہیں کر سکتے تو
ہمکو علیحدہ کربلا کی تجویز کر دیجئے تاکہ جس بلا کا
خدشہ ہے ہمیشہ کیلئے اسکا خرخشہ جاتا رہے چنانچہ
صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر نے یہی ہلکو صاحب جیسا اور
بالاگنج کے قریب اونکے لئے جگہ تجویز کر دی جسکے مالک
جناب منشی احتشام علی صاحب ہیں اونہوں نے بڑی فراخ
حوصلگی کا ثبوت دیا کہ حتی الامکان مرحوم کی ... سے
کا ہی انتظام کر دیا۔ یہ مجمع بہت ہی پر ... اور ... باتین

معرکہ آرائی

لدگیا لدگیا لدگیا

حضرت انیمز پہ دم اچھا تیکہ بہت دنوں کا شوق و منشات کا بیکٹ۔ بند گیوں کا پورٹ منٹو بند کیا ہوں بیٹے بعد دیگرے اندھیری کوٹھڑی بنا بیٹھا آنکھیں بند کرکے کھوپڑی کو ٹٹولتے ہیں وہ بنیت والا صندوق نہیں ہے۔ اجی جناب مزاج کا لیٹر بکس کھولیے۔ الحمد للہ دعا کرتا ہوں۔ آپکا مزاج۔ جناب کیا پوچھتے لدگیا۔ ہیں کیا مزاج لدگیا۔ ہیں صاحب لدگیا۔ آخر کچھ معلوم بھی تو ہو کیا لدگیا۔ آپ ہی لیجئے کو لال جھنکڑ کہتے کا اتنا بھی نہیں سمجھ سکتے کہ لدگیا۔ تو کیا آپکو جسٹس لال جھنکڑ ہونے میں شبہ ہی ہے اچھا لیجئے بتاتا ہوں۔ سنہ ۱۹۰۵ء لدگیا یہ کیا بتایا ہے۔ تہ قرقہ۔ اجی حضرت ابھی کچھ دنوں کی سارٹیفکیٹ یافتہ لال جھکڑ سے سیکھ لیجئے۔ اچھا سنئے۔ مسلمانوں کی ترقی کا زمانہ لدگیا۔ واہ یہ بھی کوئی نئی بات ہے۔ اسے تو عرصہ گزرا زمانہ ہوگیا۔ دیکھئے دماغ شریف پر کوئی بھاری سا پتھر دبا ہے ہٹا لئے۔ اچھا جناب میں ہارا اب آپ ہی فرمائیے۔ ہاں یہ تو مٹھائی دیجئے باقاعدہ شاگرد ہو جائیے۔ خدا کے واسطے جلدی بتائیے۔ یہاں پیٹ میں ہاتھ ہاتھ بھر کے چوہے کود رہے ہیں۔ تو پھر سنئے۔ اچھا دونوں کان چھپا کر سنئے۔ موضع گھریا تحصیل پرتاپ ضلع بستی میں ایک تھکرائن صاحب عشقبازی کا

شوق چرایا۔ شوہر صاحب ابھی خورد سال تھے ہنوز قابل نہ تھے اسوجہ سے تھوڑی بہت جو بھی ہانکی کرتے پر آپ کی نظر التفات ایک کوری پر پڑی بس یہ سمجھ لیجئے کہ تماشہ حبشی کا لطف۔ مگر ہمکو اعتراض سے کیا مطلب۔ یہ تو اپنی اپنی پسند ہے۔ کوری بھی چشم کھلا کر بدید ان دونوں کو وہاں پورا میدان نہیں ملتا تھا۔ اسوجہ سے بھاگیدوں کی ٹھہرائی ایک دن بھاگ کر نکلے۔ اکبر پور ضلع فیض آباد تک جو بائیس چھبیس میل کے فاصلے پر ہے۔ پیدل چلے گئے۔ جوش عشق میں تھکن معلوم نہ ہوئی۔ وہ نازنین جسے شاعر برگ فرش گل پر بھی چلتے نہ دیکھ سکیں اتنے فاصلے تک پیدل لگی۔ اکبر پور پہنچکر آخر بہت ہی خستہ ہو گئی۔ اب ریل پر چلنے کی صلاح ہوئی۔ اسٹیشن پر پہنچکر ٹکٹ بھی لے لیا۔ نوجوان حسین اور نہایت حسین نازنین کے گھورنے والے ہر جگہ ہوتے ہیں۔ اسٹیشن اس سے کیوں مستثنیٰ رہتا۔ نظر بازوں کی نگاہیں مصروف دید تھیں۔ یا شیخ کچھ نہ پوچھو۔ ایسا حسن واقعی بہت کم دیکھا تھا۔ ناظرین مشتاق ہو گئے ہوں گے ہم بھی سراپا ضرور لکھتے مگر فرصت نہیں ہے اور تطویل کا بھی خوف ہے۔ اسوجہ سے مجبور ہیں۔ منشی احمد علی شوق نے جو اپنی مثنوی ترانۂ شوق میں سراپا لکھا ہے اسکو دیکھ لیجئے۔ کوری کو اوسکے پاس دیکھکر بس یہ معلوم ہوتا تھا کہ چاند میں گہن لگا ہے یا گل سرخ پر بھونرا بیٹھ گیا ہے۔ یا بگلی اور ریل کرتے کا جوڑ لگا ہے یا دودھ میں مکھی بیٹھ گئی ہے۔

پولیس کے شیطان تو آپ جانتے ہی ہیں وہ کب ہیں۔ اور تو پیدا ہی کے دیکھتے ہیں کوری کسی ضرورت سے جو اوس کے پاس سے ادھر تھا۔ تو ایک کانسٹبل نے پوچھا کہ یہ عورت تمہاری کون ہے۔ اوسنے جواب دیا میری بھاوج ہے۔ کانسٹبل چپکا ہو رہا۔ کوری جب آگے بڑھ گیا۔ تو وہ نازنین کے قریب آیا۔ پوچھا کہ یہ تمہارا ساتھی تمہارا کون ہے اوسنے جھوٹ بولنا خلاف وضع سمجھا۔ کہا کہ میرا شوہر ہے۔ اب کیا تھا کانسٹبل کو اپنے شبہ ہو گیا۔ اور یہ دونوں دھر لئے گئے یہ سے پولیس انسپکٹر کو جو فیض آباد تار دیا گیا۔ رات کی گاڑی میں وہ آئے اور دونوں کا چالان کر دیا گیا۔ فیض آباد جو پہنچے تو وہاں حلیہ پہلے سے آچکا تھا۔ وہ تار طلب کئے گئے۔ اب ٹھکرائن صاحبہ نے عدالت میں شرما حضوری میں بیان کیا۔ کہ یہ کوری گہنے کی لالچ سے مجھے بہکا لئے جاتا تھا۔ میں راضی نہ تھی۔ کوری کی شامت میں اب کیا کسر تھی۔ سالی یہ کہہ لدگیا۔ سوچئے کیا تھے ہوا کیا۔ ٹھکرائن صاحبہ وہ شوہر کے ساتھ روانۂ وطن ہوئیں۔ اور کوری صاحب۔ زندانکو چلے مچل نیل کر قسمت تو دیکھئے کہاں قوتی پکے دوچار ہاتھ جب کہ لب بام رہ گیا

الراقم

من از بیگانگان ہرگز نہ نالم
کہ با من آنچہ کرد آن آشنا کرد

بقیہ

شرخ رستم

بی ایچ۔ وفا۔ اشرف پوری

جوانی کا صدقہ اور پھر دیکھ لینا

اخبار بینوں کی جان حضور کے تحفہ دوران
بجالی کے قادر کرنے والے پبلک کو خواب غفلت
سے چونکا دینے والے نیک و بد کے تمیز کرنے والے
سرکشوں کے سرکوب میاں پنچ صاحب آپکا
اقبال چمکے حاسد ہمیشہ آفت و زوال
میں پھنسے رہیں۔ کرامات کا اگنیوٹ
آداب کی دکھانی کشتی تسلیمات کا کبس وغیرہ
کا پلندہ جناب کے دماغ شریف پر بار کرنے
کے لیے ارسال خدمت ہے۔ اجی جناب گرد
صاحب۔ کہاں ہو قبول تو کرلو۔ ارے ہاں
سنتے ہو کہ نہیں۔ ارے بھائی کون ہے جو
صبح ہی صبح آدھمکا۔ اجی جناب وہی پہلا
ادنیٰ خادم آپ میں سمجھے مزاج کی کھوپڑی کے
بال تو سپید ہو گئے ہیں صاحب کیسا مزاج
اُف غضب ہو گیا۔ ارے بھائی کیا ہوا کیا
کسی ظالم نے مظلوم کا دل دکھایا۔ اجی وحشت
ہو گئی یا دہشت کہیں کسی زلف پیچاں میں
تو اسیر نہیں ہو گئے۔ اجی مرد کیوں۔ کیا کسی
قادیانی نے کیا سنگرف کھلایا۔ اجی الصاف
لیجئے بھئی یہ کیا ہم بولتے ہو تمہارے ساتھ
کیا نا منصفی ہوئی۔ کیا کہیں بیچ ہی کی کہانی
جو بہکی بہکی باتیں کرتے ہو۔ واہ صاحب
خوب یاد دلایا۔ جناب نے تو پچھلے پرچہ میں
ترقیم فرمایا ہے کہ اب عورات بھی رستم و اسفندیار
کے لقب سے ملقب ہوا کرینگی۔ ہاں اس زمانہ
میں بیشک یہ فقرہ سننے میں آیا کریگا لیکن
جناب وہ عبارت سنگین صاحبان ہی شرف
ممتازی استعمال ہوگا۔ پر انی روشنی والے
بیچارے مانی ہی دماغ کی روشنی والوں کو تو دیکھ

تھاتے ہیں پھر بھی محروم و ناکام ہی رہیں گے
ارے بھائی بقول کسیکے سچ تجھکو پرائی کیا پڑی
اپنی نبیڑ تو یہاں آئے اپنی رام کہانی کہنے۔
لگے فضلیوں پر انگشت نما ہونے۔ کہنا ہو تو
کہئے ورنہ چلتے پھرتے نظر آئیے۔ ڈنڈا سی پوچھ
بوڑھا کا رستہ۔ اجی جناب شریف کا دماغ بجا تو
دا جناب ابھی میری کہانی پوری نہ ہوئی۔ ابھی
دماغ شریف کے ٹانکے ہلے گئے۔ جب آپ سنیں گے
تو دماغ شریف کے ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں گے۔ اب آپ
کہیں گے یا نفضول لت پت میں میرا عزیز وقت
رائیگاں کریں گے۔ اجی جناب کہتا تو ہوں۔
کہتے ہی کہتے کہونگا۔ کیا یہ بھی کوئی قادیانی الہام
ہے تو بہ سو بار۔ لیجئے اب ہوشیار ہو کر ہمہ تن
متوجہ ہو جائیے۔ انشاء اللہ وہ لطف حاصل
ہوگا کہ بار بار اعادہ کرانے کی ضرورت ہوگی
ہاں صاحب متوجہ ہو گئے۔ لیجئے اب کہو دیتا
ہوں کہ اجی جناب میں نے ایک خواب دیکھا۔ کیا خواب
جی ہاں جناب۔ کیا خواب دیکھا۔ اجی یہی دیکھا
کہ خواب دیکھ رہا ہوں۔ کیا خواب میں خواب
دیکھا۔ اجی نہیں تو۔ ایک خواب دیکھا جو اب
کہتا ہوں۔ ارے بھائی جلد کہو۔ اجی جناب کو
زیادہ پریشان نکرو۔ اجی بس۔ یہ خواب
دیکھا کہ خواب دیکھ رہا ہوں۔ ارے بھائی کچھ
بھی کہو نہیں۔ اجی جناب اگر ناز کرتے ہو تو جانے
دیجئے بس ہم خواب دیکھ چکے۔ اب نہیں کہتے
لیکن یہ آج ہمکو کیا ہوا کہیں دھتورا تو نہیں
پیا۔ اجی بیٹے دھتورا دتورا کچھ نہیں پیا۔ اگر
یہی خیال ہے تو بیا ہی سمجھو۔ اچھا اب جی
سنبھالکر جلد کہہ ڈالو۔ اچھا جناب پہر اجی جناب
خواب میں کیا دیکھتے ہیں کہ ناگاہ کوئی مرض
جان لیوا پڑا۔ فوراً جان بحق تسلیم ہو گئے۔ بس

صاحب جسقدر نو اب دیکھا کر گئے اچھا تو بھی بتایا کچھ
پڑھتے دیتے ہیں۔ واہ آپ کیا جانیں۔ جناب بغیر
سنائے نہ سمجھیں تو بتیجی پہروں دیا خواب کی بنا
کو انتہا سے بہ بیٹھے پر نتیجہ نکالئے۔ ہاں میں
جان بحق تسلیم ہو چکا تو روح عالم ارواح
ارواح کو روانہ ہوئی۔ عالم ارواح میں پہنچا ہی تھا
کہ دو فرشتے آئے۔ ایک نے پکڑ کر میرا اعمال نامہ
مجھکو دیا اور دونوں مضبوطی کے ساتھ کشاں
کشاں آگے کو لیچلے۔ بندہ کو حواس یہ خوفناک
سین دیکھکر منتری پڑان ہو چلے تھے یا نون
ہزاروں من کے ہو گئے۔ سوچتا تھا کہ یا الٰہی
یہ کیا نئی آفت سر پر آئی ہے۔ اسی ادھیڑ بن میں
مستغرق تھا کہ انہوں نے ایک مہیب ناک
آواز سے چونکا کر کہا جلد چلو گر وہ پنچ صاحب
ایسی ہی جگہ پر پہنچکر الاماں والحفیظ۔ بدن
کے رونگٹے کھڑے ہو گئے۔ بہت منت و سماجت
دریافت کیا۔ کہ کیا خاکسار کا یہی مسکن ہوگا اجی
پر ہول آواز سے جواب ملا کہ ہاں یہ دوزخ
ہے یہی تیرا مسکن ہوگا۔ اس آواز کے ساتھ
غشی کی حالت طاری ہو گئی۔ آنکھ آنسو
بہاتا تھا نجات کی کوئی صورت نہ پاتا تھا اور
خیال تھا کہ اب کوئی دم میں جہنم رسید ہوتی
انہیں خیالی طلسم میں بندہ گرفتار تھا کہ یکایک
ایک شخص کی آواز سے میرا خیال طلسم شکست
ہوا۔ دیکھا کہ دوزخ کے دروازہ پر ایک
کرسی کھچی ہوئی ہے اور ایک کریہ المنظر
بد قوارہ کوز پشت۔ الحاصل اسکا شبیہ
انسانوں سے کچھ یوں ہی مشابہ تھا۔ چنانچہ
میں نے دست بستہ عرض کیا کہ حضور نے جو فرمایا
میں نا سمجھ سکا۔ اس نے پھر ایک غضب آلود
نگاہ ہر دیکھا اور کہا کہ تم مجھکو نہیں جانتے۔

کرتیں دوزخ کا داروغہ ہوں - او جہ میں نے ایزد تعالیٰ سے آرڈر پاس کرالیا ہے کہ اب اس دوزخ میں صرف ایک جگہ خالی ہے - وہ میرے پیارے بیٹے اور اوسکا کلمہ پڑھنے والوں کے واسطے ہے - تم نہیں جانتے کہ وہ کون ہے - ابھی وہی [illegible] ولایت جس پر ایک عالم عیسائیت کی اونگلیاں اوٹھاتا ہے جسنے اپنی ڈیڑھ اینٹ کی مسجد سب سے الگ بنا رکھی ہے جو مخلوق اللہ کو گمراہ کرنے کے لیے قطب بنا کھڑا ہے - بس خبردار اسطرف نہ آنا - میرے فرشتوں سے کہا کر اسکو یہاں سے فوراً لیجاؤ - بندہ اس خوشی سے ایسا پھولا کہ جیسا نسیم سحری سے غنچہ یا گرم ریت کے تخم - اسی خوشی کی خوشیاں منا رہا تھا کہ بے ساختہ آنکھ کھل گئی - دیکھا تو وہی چارپائی وہی مرزا شریف ہے - جو کچھ کہ دیکھا یا سنا افسانہ تھا - بس ہر پنچ صاحب اب تو آپ نے خواب [illegible] لیا - [illegible] انھوں [illegible] اچھا [illegible] - [illegible] خدا [illegible]

راقم [illegible]

[illegible]

[illegible]

بدلی ہے ہوا بسنت آیا | ہر گل نے رنگ نیا پایا
ساقی تو پلا آج دیکھی | کسکی بھی [illegible] کسکی
[illegible] | جو ناڑی جو چاہے پیلے
بس ساقی پلا شراب بسنتی | ہم بھی تو ہیں لیڈر [illegible]
[illegible] نیا ہے عالم | ہر سو ہے صدائے خیر مقدم
ہر رنگ زمانہ کا نیا ہے | اک رنگ نیا جما ہوا ہے
جو پھول ہیں رنگ و بو نئی ہے | بلبل کو بھی جستجو نئی ہے
گل ناز سے کھلکھلا رہے ہیں | غنچہ کہیں مسکرا رہے ہیں
آموں میں بھی آگیا ہے اب بور | کوئل نے پکار کر کہا کو کو
جوبن پہ آسمان آیا | دنیا میں پلٹ رہی ہے کایا
بیگار کا ڈھنگ اڑ رہا ہے | ہر [illegible] امنگ اور ہی ہے
[illegible] | [illegible] کالے
ہے اوج ہند کا ستارہ | [illegible] اک نیا نظارہ
احکام بھی جاری جاتے ہیں | اور ملک کے ویسرائے ہیں
شہزادہ کا بھی نیا ہے دورہ | یارب ہے اقبال [illegible]
دل [illegible] | یونہی رہے یہ سما برابر
اس پنچ کا سال [illegible] ہے | فرخ کا خیال جس نیا ہے
[illegible] تا قیامت | دنیا میں ہو پنچ کی اشاعت

وہ لطف سخن بہت رہا ہو

حاسد کی زبان پہ واہ وا ہو

راقم مشیر [illegible] - [illegible] ضلع [illegible]

ڈھنڈے باز مولوی

ظرافت کی کان - مذاق [illegible] جان - مانجھے کی [illegible] المعروف بہ مولانا پنچ [illegible] کثیر [illegible] - واہ حضرت واہ جواب نہ اردو - [illegible] - ایجانب کو بھی اسوقت فرصت نہیں - اوں - اوں - اوں - لو ہم تو جاتے ہیں - ہم سمجھے تھے آپ ہماری داستان سنیں گے اوں اوں - اوں - لیکن ان [illegible] تیل [illegible] نہیں آتا - اچھا صاحب ہم جاتے ہیں - ارے بھئی - خیر تو ہے کہو تو - سلام کا جواب تو - آداب آداب معاف کرنا - میں اسوقت بہت مصروف تھا - اپنی داستان تو سناؤ - پر کریہ بیضابطہ نہ تو بہ گریہ بھیل کیسا - کہیں آپ بھی [illegible] کی رعیت میں سے تو نہیں ہیں - کیونکہ آجکل انہیں کے ہاتھوں سب پریشان ہیں - بس میں تو جاتا ہوں - مجھے آپ بھی انہیں کے پیرو معلوم ہوتے ہیں - آپ تو انکو بلاتے ہیں مجھے بھی آداب - نہ حضرت نہ میں نہیں ٹھیرتا - واہ صاحب واہ فرمائیے تو آپ ہیں کون صاحب کہاں وطن ہے کیا ارادہ ہے کیوں روتے ہو میں نے تو آپکی تسلیم کا جواب آداب دیا میرے کسیکو بلاتا نہیں ہوں آپ مت ڈریں - فرمائیے آپ کون صاحب ہیں - صاحب میں تو دو پیروں کا ایک سیدھا سادہ مسلمان ہوں - اوں اوں میں جاتا ہوں - ارے بھئی خیر تو ہے تمہارا ”جاتا ہوں جاتا ہوں“ نے تو عجب مخمصہ میں ڈالدیا - قصہ تو کہو کیا ہوا - اوں - اوں - میں جاتا ہوں - وہ آجائیگا - ہائی او دس گئے تو رہا - یا الٰہی آپ تو بہت خوف زدہ معلوم ہوتے ہیں - کسکا اتنا خوف سمایا ہے - آؤ قفس میں بیٹھکر اپنی داستان سناؤ - کچھ مت ڈرو - وہاں کوئی نہیں جا سکتا - اچھا آئیے مولانا صاحب - آپ پھر اسی کے کہدیں کہ کسی کو اندر نہ آنے دے - نہیں صاحب آپ اطمینان رکھیں کوئی اندر نہ آئیگا - ہاں تو قصہ شروع کیجئے - کیا روس وجاپان میں پھر جنگ ہوگئی - نہیں حضرت مجھے ان پولٹیکل معاملوں سے کیا لینا - مطلب سعدی دیگر است - اچھا جناب ذرا صاف صاف فرمائیے - آپنے فرمایا جا تو ڈر دیا دو سنے " کیا تو ڈر دیا جام جم تو آپ کا

ہی نہیں جیسکے تو بچے ہے ہےآپ کے حول میں اپنی
کسی بینک کے مالک نے جہاں آپکا روپیہ جمع تھا
شاید دوالہ کا لپ توڑ دیا ہوگا۔ البتہ آپکی
حالت قابل افسوس ہے۔ مجھے کتنا تعجب ہے جو
تھا؟ ابھی ابھی ہم تو نہ بینک کا لپ [illegible]
ایک صفت مولویصاحب نے ایک غریب بہشتی
کا مٹکا توڑ دیا۔ اس بیچارے بہشتی او مولویصاحب
کیا وضو کو پانی نہ دیا تھا۔ جس جناب نہیں
ملیے پوری داستان گوش سرا ہوش ہو کر سماعت
فرمائیے گا۔ ایک حضرت [illegible] صاحب اگر وہ بھی
مصنوعی مولوی صاحب کہا جائے۔ وہ چند دن
میں علمیہ چند روز سے نزول اجلال فرمائے ہوئے
ہیں۔ آپکے ڈھونگ سرا پا بیہودگی سے ترجیح
ہے۔ شریعت محمدی کا نام بدنام کر دیا۔ چند
آیتیں قرآن مجید کی یاد کرکے دستار فضیلت
اپنے سر شریف پر جما کے خطاب مولانا بالفضل
اپنا ہونا بتاتے ہیں۔ آپکا وظیفہ ہر سر بازار
دو بار لکڑیاں بغل میں۔ معترض ہاتھ میں
جس غریب کو پایا اوس کے اوپر جا پڑے اور
بے پوچھے لپٹے بچارے مالک کو اور سوقت کا ڑی
کا بیل فرض کرتے ہوئے لٹھ بلتے ہو سلیقے سے یہ
سوال کرتے ہیں تم نماز پڑھتے ہو کہ نہیں۔ اسکے بعد میں
کہتے ہیں۔ اول کان گرم کرتے ایک شیر
[illegible] کر دیا بلا فرضیات
سے انکو واقف کراتے ہیں۔ مگر شاباش مسلمانوں کو
[illegible] دین تصور کرکے کان تک نہیں
ہلاتے [illegible] اگر یہ اعتنائی سے بری
باتیں مستقل اس کے نصیب [illegible] جب چند
روز یہی حالت رہی تو لوگوں نے سمجھایا کہ آپ
ایسا کرتے ہیں۔ کسی جگہ شریعت یا طریقت میں
ایسا حکم نہیں۔ اس ڈھونگ سے باز آئیے اس کے

کہ آپ دخل ثواب ہوں بہ پیسے دو زخ میں ول
سے رہتے ہیں۔ اہل دین کو قبضہ الہی کا مرتد
ثابت لیکن وہاں اثر ہے نا شد گنبد ہوا۔
بمصداق لاکھ طوطی کو پڑھایا پر بھی حیوان ہی رہا۔
آپ پر پھر جو دورہ خبط شروع ہوا ایک دائر
کی دوکان میں گھس اوسکے چھوٹے بھائی
کے کان جالے ہو لیا۔ جب تمام لوگ
آگاہ ہو چلے تب او سنے گردن میں ہاتھ
دے دوکان سے باہر کر دیا۔ خوب عزت رہی
اوسکی چند شیشے کی اشیا ر بھی نقصان
ہوئیں۔ وہ دعوا کرنے کو تیار تھا لیکن بعض
احباب کے سمجھانے سے باز رہا۔ خیر اگر مولوی
صاحب نمازیوں تک حد قشد محدود رکھتے
تو بھی غنیمت تھا لیکن اونہوں نے تو غضب
کیا۔ نمازیوں پر بھی ہاتھ صاف کرنا شروع
کر دیا۔ کیسے نمازی جو تین تین بجے رات
سے جاکر مسجد میں حاضر ہوں۔ پانچ وقت
نماز با جماعت ادا کریں۔ ہمارے مولویصاحب
جو بہت کم نماز کا شوق رکھتے ہیں اگر ہے بھی
وہ بھی بے جماعت۔ لاکھ درجہ بہتر۔ جب یہانتک
تک نوبت پہنچی تو اسکا ذکر سمع مبارک فضیلت
مآب جناب مولانا مولوی سید خلیل الرحمن
تک پہنچا۔ آپ خود اسکے حرکات اس نادان
کو سمجھانے تشریف لے گئے۔ وہاں وہی
کیا۔ ریل ڈھاک کے تین پات۔ نا مرد
سخن نا گفتہ باشد۔ عیب وہنرش نہفتہ باشد
جب گفتگو ہوئی تو قدر عافیت کھل گئی اس سے
پہلے جب آپ جامع مسجد میں اپنے معلم کا
وعظ بھی فرماتے تھے جس میں اگر شاذ و نادر
کوئی آیت پڑھی۔ وہ غلط۔ ترجمہ کیا وہ غلط
اتنا غلط تاویل غلط۔ جناب مولویصاحب نے

ان کو سمجھایا کہ آپ یہ بہت نادانی کرتے ہیں اسی
طرح سے لوگوں کو ستا رکھا ہے۔ اسلام کی
توہین پر کمر بستہ ہو۔ میں نے سنا ہے کہ آپ
قرآن شریف کی آیتوں کا ترجمہ غلط کرتے
ہیں۔ اسوقت آیتیں بغرض امتحان پڑھوائی
گئیں وہاں تو ہر چہ در کوزہ باشد ہماں
بیچکد کا مضمون تھا آیتیں غلط پڑھی گئیں
ترجمہ ہوا وہ بھی غلط۔ حضرت مولانا صاحب نے
اسکو بہت لعنت ملامت کی اور فرمایا کہ اگر
تمکو اندروئے شرع سزا دیجائے تو تم درسو
دُرّوں کے مستحق ہو۔ تم کو علم خاک نہیں۔
علاوہ ایسی کارروائیاں کرنے سے باز نہیں تو
بہتر ہوگا اگر آپ تھوڑے دن اور علم تحصیل
کیجئے گا۔ مگر وہاں آدمی ہو تو اثر ہو۔ کس چیز
سے مثال دوں۔ کچھ سمجھ میں نہیں آتا۔ اگر وہ
اپنی کارروائی سے باز نہیں آئے اور دو چار
دن میں کچھ اندر و ز [illegible] ہے تو غالباً
ان سے سر ٹیک بگڑ جائیں گے

راقم۔ ایس۔ جے۔ شاہ۔ احمد آباد

ظرافت مع اللطافت

میر مقبول حسین صاحب ظریف لکھنوی

کروں کیونکر اختیار سکو جو اپنا شعر کافی ہو
کہ محسود جہان ہوں اک زمانہ اپنا دشمن ہو
بھلا اس راہ نا ہموار میں چلنے سے کیا حاصل
دم لغزش جہاں ہر خستہ یاراں منحنی ہو
مثال شمع گر سر کا پسینہ پاؤں تک آئے
یقین ہے جب بھی محفل میں نہ اپنا نام روشن ہو
ہوا کو شوق گر مجھکو یونہی مجبور کرتی ہے
وہاں چل کر رہوں گلگشت جو

پنہاں ہوں فکر کو اس کی جامہ ظرافت کا
کشادہ ہر طرف تہذیب کا جس میں کہ دامن ہو

مطلع

گرہ ہو کتنیاں ہوں پیچ و خم جیسے کہ الجھن ہو
یہی مضمون ہو جتنا ہو تو زلفیں کیوں پریشاں ہو
کہو معشوق کو غنچہ دہن گر اسکے تم تحسین ہو
بتاؤ شیخ کچھ رفتار اگر ٹیڑھی کا ٹاکن ہو
تمنا ہے کہ اوس کی تیغ ہو اور اپنی گردن ہو
پھر اوسکے بعد یارب سر کٹے نالی میں مدفن ہو
نگاہ شوق کیا پڑی وہ گویا تیغ سے بھری
مکان یار کی دیوار میں جب سے کہ روزن ہو
نہ مرقد کی جگہ کوچہ میں پائی تو شکایت کیا
گلی اوسکی کوئی تکیہ ہے جس میں اپنا مدفن ہو
اگر تم جنگ میں سیکڑوں کو قتل کرتے ہو
تو پھر یہ جھوٹ ہے ناز کیوں کیوں تمہیں ہو
ستم کیسا ہے یہ پہچ تجھ سے نہ جلتا ہو ڈیوٹ پر
چراغ انکا کبھو پھر کسطرح سے روی روشن ہو
ازل سے تا ابد منسی یقین ہے تانگ ہی ہو گی
حسین شیخ وہ صحرائے محشر جس کا دامن ہو
ہمارا جو نجیب پہلو ادھر میں جو کوئی دشمن ہوتا
یہی کہتے ہیں یارب باغ میں اپنا نشیمن ہو
مجاز شور روغل محشر دہقان کو بھی ہو روم
یہی اوصاف لازم ہیں تو تلاش کیوں مرا بحر ہو
وہیں گیا اپنا جو سینہ طباق ادریت شکل سا
قباحت پھر نہیں ہرگز فرای وار گردن ہو
یہی بہشت اگر دوست جنت ہی ہے ترای سیمائی
وہ وجہ دو جو رخسین گریبان جو نہ دامن ہو
نظریف انصاف ہو کہ وہ عاشق ہو کر جیتا ہو
زمین قصر جاناں میں جو جا پاؤ کہ مسکن ہو

اسلامی دُنیا

ٹرکی سے بہت کچھ علماء و فضلا جاپان کو برائے تحریص اشاعت اسلام نیم سرکاری طور پر جانے والے ہیں۔ اغلب ہے کہ ایسے لوگ منتخب ہوں گے جو اگر جاپانی زبان نہیں تو یوروپ کی وہ زبانیں تو ضرور جانتے ہوں گے جو جاپان میں کسیقدر سمجھی جاتی ہیں۔

ترجمان ترکی لکھتا ہے کہ باطوم میں دو عثمانی جہاز قنصل ٹرکی کے پاس اس غرض سے آئے ہوئے ہیں کہ عثمانی رعایا جو کہ اسود کے اطراف و جوانب میں آباد و مقیم ہے ان میں سوار ہو کر ٹرکی کو چلی جائے تاکہ روسیوں کے ہنگامہ سے تیزی میں جان جوکھوں سے بچی ہے۔

ٹرکی میں یہ قانون پاس ہو گیا ہے کہ اجنبی اور ملکی کمپنیوں کے ہر قسم کے مقدمات عثمانی محکموں میں پیش ہو کر فیصل ہوا کرینگے

جلالت مآب حضرت سلطان المعظم نے شرکت مخصوصہ نام عثمانی جہاز کمپنی کی اصلاح اور جدید سٹیمروں کی خرید کیلئے ایک کمیٹی قایم کی ہے۔ جلالتمآب چاہتے ہیں کہ یہ عثمانی کمپنی کم از کم اتنی تو ترقی کرے کہ عثمانی سمندروں میں اوس کے جہاز پھیل جائیں۔ اور کسی غیر کی احتیاج باقی نہ رہے۔

بابعالی کو پتہ لگا ہے کہ بلقان میں اب بھی ترکوں کے خلاف سازشیں ہو رہی ہیں۔ اور بلقان کی تمام عیسائی حکومتیں اسمیں شامل ہیں۔ اور دولت کے شر کے دفع کرنے کی تدبیریں سوچنے کو لئے وزراء نے تقریباً ۶ میں جلسہ کیا۔ جسکا نتیجہ ابتک نامعلوم ہے۔

بندرگاہ حدیدہ کی توسیع کا کام شروع ہو گیا ہے۔ گودی نئی بن رہی ہے جو پہلے سے دو چند سہ چند ہو گی۔ جنگی خانے بھی نئے تعمیر ہو رہے ہیں۔ کوئلہ کا گودام بھی بنیگا۔ اور جہاز کی مرمت کا ایک مختصر سا کارخانہ بھی۔ یہ یمن کا بڑا بندر ہے۔

ٹرکی محکمہ پبلک ورکس نے بایں غرض کہ اندازہ کرے کہ ملک میں کسقدر سال بھر میں صنعت و حرفت کو ترقی ہوئی ہے سال گذشتہ میں قایم ہونے والے چھوٹے بڑے کارخانوں کی فہرست تیار کر رہی ہے۔ اس محکمہ کی یہی خواہش ہے کہ جا بجا قلمرو عثمانی میں زراعت کو ترقی دینے والی کمپنیاں قایم کرے تاکہ ملک میں غلہ بکثرت اور اچھا پیدا ہو۔ اور ممالک غیر سے غلہ کی درآمد مطلقاً بند ہو جائے۔

قسطنطنیہ میں کتب خانہ بایزید ایک پرانا کتب خانہ ہے جس میں نادر الوجود پرانی کتابیں موجود ہیں۔ سررشتہ تعلیم نے اپنے چند افسر اوسکی اصلاح اور عزیز الوجود کتابوں کی حفاظت کا انتظام کرنے کے لئے مقرر کئے ہیں۔

بوسینہ کے مسلمانوں نے مہاجرین کی امداد کے لئے ایک عام اسلامی جلسہ کیا۔ جس میں ۱۰ ہزار قرش جمع ہوئے جو فنڈ مذکور کو بھیج دیئے گئے۔ اور آئندہ وصول چندہ کے لئے ایک مستقل کمیٹی قایم کی ہے۔

جاسوسونکی پوٹین

لبرل فرقہ کی ایک جماعت نے فوجی اخراجات مین زیادہ تر تخفیف نہونے کے باعث اپنی بے اطمینانی ظاہر کی ہے ۔ لہذا آیندہ جب کبھی ہاؤس آف کامنز مین تخمینہ فوجی اخراجات پیش کیا جائیگا ۔ تو میجر سیلی نام ایک رکن درخواست کرنے والے ہین کہ موجودہ فوج مین سے پانچہزار سپاہ کی تخفیف کی جائے ۔

عام خیالات ہین کہ آیندہ ہفتہ جبکہ مسئلہ فوجی کے پیش ہونے کے وقت بڑے زور وشور سے بحث ہوگی ۔ جاپان کے موجودہ معاہدہ اور روس کی شکستہ حالت پر نگاہ کرکے ہندوستان کی موجودہ سپاہ مین معتد بہ تخفیف کرنے پر بہت زور دیا جائیگا ۔

کوریرس کی کان مین جو مہیب حادثہ واقع ہوا وسکی نظیر گذشتہ کل کانون کے حادثہ مین بمشکل ملیگی ۔ ایکہزار ۲۱۹ مزدور مارے گئے ہین جسوقت اس جانگداز واقعہ کی خبر ہوئی مزدورون کے خویش واقارب قریب ۵ ہزار کی تعداد مین کانون کے دروازہ پر جمع ہوگئے ۔ اور شور مچانے لگے ۔ تحقیقات سے معلوم ہوا کہ کئی روز سے کان مین آگ اپنا کام کررہی تھی ۔ آخر کار ۱۰ مارچ کو یکایک مشتعل ہوگئی ۔ اور گیس کے ساتھ یہ جانگداز سانحہ ہوا ۔

ان کے جنازہ کے ہمراہ [illegible]

اور رقت آمیز نظارہ تھا ۔ رسم تدفین ادا کرنے کے بعد دل ہلادینے والی موثر تقریرین ہوئین ۔ ان مین مذکورہ بالا سانحہ کے وقوع کے متعلق سخت جانچ پڑتال کرنے کے مطالبات کئے گئے اس وقت ہرسمت سے مالکان کان اور حکام کی خبر لینے کی سخت وسست صدائین بلند ہورہی ہین ۔ کوریرس کے باقیماندہ مزدورون ونیز جا بجا بہرتی ہونے والے مزدورون نے اپنا شامل ہڑتال ہونیکا مصمم ارادہ کرلیا ہے ۔

انگلستان کی مجلس شوری مین جو مزدور پیشہ اشخاص کیجانب سے وکلاء منتخب ہوئے ہین ۔ انہون نے کوریرس کے متوفی مزدورون کے پسماندگان کے لیے امدادی فنڈ قایم کیا ہے ۔

انگلستان کی مجلس شوری مین وہان کی عورتون نے اپنے انتخاب کا حق حاصل کرنے کے لیے لبرل صدر اعظم سر ہنری کیمبل بنرمین کے مکان کا محاصرہ کرلیا تھا ۔ لیکن صدر اعظم نے اون کی ملاقات سے سخت انکار ظاہر کیا ۔ پولیس نے بڑی دقتون سے ان عورتون کو منتشر کیا ۔ تین عورتین گرفتار کرلی گئی ہین ۔ لیکن صرف ڈانٹ ڈپٹ کے بعد چھوڑ دی گئین ۔

فرانس کی مجلس شوری نے بالاتفاق یہ امر طے کرلیا کہ مقام کوریرس کی کوئلہ کی کان مین جو لوگ مارے گئے ہین ان کے پسماندگان کے امداد کی غرض سے [illegible] لاکھ روپیے دئے

جاتی ہین ۔ اموات کی جو فہرست شائع ہوئی ہے اوس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ۱۱۵۰ مزدور مارے گئے ۔ صرف ۹۰ سلامت نکل آئے ۔ لاشون کی عفونت کے باعث جلے کوئلون کے باہر نکالنے کا کام بند کردیا گیا ہے ۔ اس حادثہ کے متعلق کئی وجوہات بیان کی جاتی ہین لیکن قوی یہی ہے کہ کوئلہ سے جو گیاس برآمد ہوتی ہے اس مین کھلے ہوئے لیمپون سے آگ لگ گئی ۔

امریکہ کے پریزیڈنٹ روزویلٹ نے بذریعہ تار برقی امریکہ کی سپاہ کو تمام جزایر فلپائن کے باغیون پر فتح حاصل کرنے کی مبارکباد دی ہے ۔ لکہا ہے کہ امریکہ کا پہریرہ بلند کرکے امریکہ کی عظمت اور ناموری قایم ودایم رکہی ہے ۔

مارننگ پوسٹ نے ایک مضمون مین ظاہر کیا ہے کہ گورنمنٹ ہند اور مقامی حکام کے تعلقات مین روز بروز تفاوت ہونے کے باعث کل کارروائیان رپورٹ مین قلمبند کرکے روانہ کردی گئی ہین ۔ اس انتظام سے بڑا نقص یہ واقع ہوا ہے کہ دیسی اکثر خبرون سے ناواقف رہتے ہین اخبار مذکور نے سفارش کی ہے کہ وزیر ہند مسٹر مورلی مسٹر فریڈرک ہیلی کے آخری خیال یعنی تصنیف پر اپنی توجہ مبذول کرین ۔ اور جو باتین اہالیان ہند کے لیے مفید ثابت ہون اون پر جلد عملدرآمد کرے ۔

فرانس مین [illegible]

...وی مسٹر ... اس کے بارے میں کہا
...ہے کہ ایسے ترقی خواہ عالی خیال
وزرا کی مجلس پیشتر کسی زمانہ میں ترتیب
نہ دی گئی تھی۔ بجٹ کے انعقاد کے وقت
اعلان اوقاف کی فہرست بنانے کی کارروائی
جاری کرنے اور دستور ... کے زوال
پیر کے ساتھ حکمت عملیوں کو اور خصوصاً
انجیرس کے متعلق قدیم پالیسی بدستور
سابق جاری رکھنے کا مصمم ارادہ کر لیا ہے۔

ضلع اٹک کی تمام تحریکات اور خاص
راولپنڈی سے یکم اپریل کو کیمبل پور میں
جاری کریں گے۔

کوتوال نو ... نے ایک قمار خانہ
پر چھاپہ مار کر بہت سے آدمیوں کو گرفتار
کیا ... پولیس رجسٹر ہوئی ہے

حضور لارڈ کچنر ماہ اپریل میں
ایک مختصر دورہ کریں گے جبکہ ...
شملہ میں آئیں گے

... آباد کا وکٹوریہ میموریل تیار ہے
۲۲ مارچ کو حضور لاٹ صاحب اسکا افتتاح
فرمائیں گے۔

کلکتہ میں ماہ جنوری میں ۹۰۰۰
چوہے ہلاک کیے گئے۔ فروری میں
۵۱۱۰ چوہوں کو عدم کا رستہ دکھایا

سر آرتھر لال ... گورنر مدراس
۲۲ مارچ کو بمبئی ۲۰ مارچ کو مدراس
پہونچیں گے

ڈاکٹر ... ناتھ پال آنریری
جسٹس ... سنگھ سے ڈسمس کیے گئے

سودیشی کے طرفدار تھے۔

مسٹر معین الدین اڈیٹر علیگڈھ
انسٹی ٹیوٹ گزٹ بھی سودیشی کی ...
موقوف کئے گئے۔ آپ نے بھی ایک
مضمون سودیشی کی تائید میں بڑا زوردار
لکھا تھا۔

لارنس ایسائلم کو ... سرکاری
امداد ۱۹۰۰۰ روپیہ ملتی تھی آئندہ سے ۲۵
ہزار ملیگی۔

مضافات بنگالہ میں تقسیم کے خلاف
اور سودیشی کی تائید میں زبردست جلسے
جابجا کر رہے ہیں۔

عجائب خانہ لاہور میں یونانی
بودھ زمانہ کی سنگتراشی کے عجیب نمونوں
کی فہرست تیار کی جاوے گی۔

امرتسر میں مسجد میں آمین بالجہر
کی بابت مقلدین و اہلحدیث میں مقدمہ
جاری ہو رہا ہے۔

لائل پور کے ڈاکٹر جواہر لال ایک
تعلیمیافتہ بنگالی جورو بیاہ لائے آپ کا
یہاں ہزاروں مشتاقوں نے خیر مقدم کیا

حضور پرنس نے جنگلات گوالیار میں
۷ شیر ۳ چیتے ۲ سانبھر شکار کئے اور
چھوٹے جانور بے شمار تھے۔

جہلم میں ۲۳ ویں رسالہ کے سوار
کابل سنگھ کو بیر ... قتل کے جرم میں
پھانسی کا حکم ملا۔

پچھلے ہفتے پنجاب میں طاعون سے
۷۰۰۰ موتیں ہوئیں۔ ہفتہ سابق میں
۱۲۸۶۳ اموات ہوئیں۔

فیروز پور میں زراعتی اشیا کی نمائش
... میں کی گئی تھی۔ بہترین نمونوں پر کل
۳۵۰ روپیہ انعام دئے گئے۔

ڈھاکہ کالج کا طالب علم ہیریندر
ناتھ اس الزام میں گرفتار ہے کہ پروفیسر
کو نام لیکر پکارا تھا۔ معافی نامنظور ہوئی
پرنسپل نے سفارش کی۔ ہیریندر ناتھ ۲ ماہ
کے لئے کالج سے معطل کیا جائے۔

بیرکپور میں ۲۶ قمار باز گرفتار ہوئے
سرغنہ کو ۲ ماہ قید سخت ۳ کو جرمانہ اور
باقی سب رہا۔ اس کے بعد ہی فوراً ہی
دوسری جگہ پولیس جا پڑی اور ۱۰ جواری
اور گرفتار کر لائی۔

کلکتہ کی انجمن سائنس نے ۴ نوجوان
قرار دئے جو وظائف پر ممالک غیر میں
صنعتی تعلیم پائیں گے۔

پنجاب میں گورہ فوج کی جفاکشی میں
اول نے ۴۲ میل فاصلہ ۷ گھنٹے ۵ منٹ
میں طے کیا

... کی شعاعوں کا ایک انسٹی ٹیوٹ
ڈیرہ دون میں قائم کریں گے۔ یہاں
تربیت بھی دی جاوے گی۔

حضور پرنس آف ویلز نے کوہ مسوری
پر متصل گرجا ایک درخت بطور یادگار لگایا ہے

ہندوستانی یونیورسٹیوں میں
میڈیکل ڈگریوں کے دینے کے لیے قواعد
پر نظر ثانی کر رہے ہیں۔

باہتمام محمد عبدالحمید فرخ دہلوی مالک و ایڈیٹر کے اپنے مطبع حمیدیہ واقع بمبئی بھنڈی بازار میں چھپا اور اپنے ہی مقام سے شائع کیا